حوصلہ افزائی

انجم نوید

''حوصلہ افزائی'' اس مرکب توصیفی کی بھنک پڑتے ہی ہر شخص کا کان کھل جاتا اور منہ میں بے ساختہ پانی بھر آتا ہے۔ انسانی معاشروں سے اس لفظ کو نایاب ہوتا دیکھ کر اہل لغت نے کچھ اور بھی معاون الفاظ دے رکھے ہیں جو ہمت بڑھانا، ڈھارس بندھانا وغیرہ کی شکل میں آج بھی بقید حیات ہیں۔ بنی نوع انسان کے قلوب واذہان میں لاکھوں اختلافات پائے جانے کے باوجود سبھی نہ صرف اسے پسند کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا اہل بننے کے لیے سعی تمام یا ناتمام بھی کرتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں کو اس کے نتیجے میں **پانچوں انگلیاں گھی میں**، سر کڑھائی میں رکھنے کا موقع ملتا ہے تو بہت سارے امیدوار اسی بیم ورجا میں دوسرے عالم سے توقع رکھتے ہوئے سدھار جاتے ہیں۔ دراصل امیدوں پر ہی دنیا قائم ودائم ہے۔

اس لفظ کے لیے بھینی بھینی خوشبو بھی ہے اور آنکھوں کو لبھانے والی صورت بھی۔ بڑا ہی مزے دار اور نہایت فرحت بخش بھی ہے۔ لیکن اس کا حسن ورعنائی اس وقت چکنا چور ہوجاتے ہیں جب اس ترکیب کے لاحقے میں لفظ ''**شکنی**'' چڑھ جاتا ہے۔

زبان کی زیادتی سمجھیے یا زبان وضع کرنے والوں کی ستم ظریفی کہ اس لفظ کو سننا دیکھنا پسند نہیں کیا جاتا اور جس کی تاثیر بلیغ سے مرد آہن کا دل ودماغ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجاتا ہے۔

حوصلہ افزائی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ محترم انسان کی۔ انبیاء علیہم السلام کے فرمانبرداروں کی ابدی فلاح ونجات اور سرکشوں کی ہلاکت خیزی وبربادی اسی اصول کا ہی شاخسانہ ہے۔

حوصلہ افزائی سے شرف یاب ہونے والے خوش نصیبوں کے وارے نیارے ہوجاتے ہیں اور زیادہ بہتر انداز میں اپنے کام پر جت جاتے ہیں۔ لیکن اس دنیائے فانی کی تاریخی رنگینیوں میں جہاں حوصلہ افزائی کے ایسے اعلیٰ نمونے ملتے ہیں جو خلوص ومہارت سے کام کرنے والوں کی صلاحیتوں کو جلا بخشتے ہیں، وہاں حوصلہ شکنی کی مثالیں بھی کچھ کم نہیں۔

قدیم زمانے میں شاہ حیرہ نعمان بن امرئ القیس کے لیے **''سنمار''** نامی شہرت یافتہ معمار نے کوفہ شہر کے مضافات میں ''خورنق'' نامی محل بڑی محنت اور عرق ریزی سے تیار کیا۔ جب وہ اس کی تعمیر سے فارغ ہوا تو بالغ

نظر بادشاہ نے اس ماہر ترین معمار کو اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے محل کی چھت سے نیچے دھڑام سے گرادیا تاکہ یہ معمار کسی اور کے لیے ایسا محل تیار نہ کرسکے اور اس کے محل کا ریکارڈ نہ ٹوٹے۔اسی واقعے سے اہل عرب میں یہ مقولہ مشہور ہوا ہے:"جزاني جزاء سنمار"

ہمارا صدر بھی جو امریکن آنکھ کا تارا ہے۔ملک وملت کے حق میں پرخلوص محنت ومشقت کرنے والے کی''حوصلہ افزائی'' کے حوالے سے ایسا ہی منفرد ریکارڈ رکھتا ہے۔میری مراد محسن پاکستان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب حفظہ اللہ سے ہے۔جنہوں نے پاکستان کو پہلی مسلمان ایٹمی قوت بنا کر ساری دنیا میں مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کردیا تو بی امریکہ کا منہ لٹک گیا۔اس نے صدر بالجبر جناب پرویز مشرف صاحب کے کان میں کچھ کھسر پھسر کی۔آقا کا حکم پا کر نعمانِ زمانہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ پوری دنیا کے سامنے میڈیا پر ناکردہ جرم کا اقرار لیا اور اب تلک نظر بند ہیں اور بقیہ زندگی سسک سسک کر گزار رہے ہیں۔اس کے برعکس بھارت نے اپنے ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالکلام صاحب کو صدر جمہوریہ بنا کر خوب حوصلہ افزائی کی۔آپ نے دیکھا برصغیر کے دو نظریاتی ممالک کے دو عظیم سائنسدان ہیں،دونوں مسلمان ہیں اور دونوں کا کام ایک ہے۔مگر غیر مسلم بھارت نے اپنے مسلمان سائنسدان کو صدر جمہوریہ کا اعزاز دیا جبکہ اسلامی نظریاتی مملکت پاکستان نے اپنے ہم مذہب اور قومی ہیرو کو قید وبند میں مبتلا کردیا

ڈرا دھمکا کر مسلم حکمرانوں کو کیا قائل | مجاہد سب ہیں دہشتگرد، کافر امن کے قائل
تمہارے مخبروں کو اپنے مرکز میں بٹھادیں گے | جو ایٹامک انرجی کے پڑیں پیچھے،جگہ دیں گے
ہمارے دشمنوں نے اپنے ہیرو کو صدارت دی | تمہارے حکم سے ہم نے انہیں بے حد ذالت دی
رضائے دشمناں کیا ہے؟اطاعت ان کے ملت کی | مٹا دینا لگا کر چوٹ مسلم کو ملامت کی

(التراث ۱۵/۴۵-۴۶)

پروردگار عالم! کیا تیرے خلفاء،اشرف المخلوقات کے قلوب واذہان اس حد تک پستی میں گرسکتے ہیں کہ ظالم حکمران کی رضا جوئی کی خاطر قوم کے عظیم ترین محسن کو اسی احسان کا مجرم گردان کر قید تنہائی میں ایڑیاں رگڑانے پر مجبور کردیں۔الٰہی!قوم کے رہنماؤں کو خیر وشر کے درمیان تمیز کرنے،کھرے اور کھوٹے سکے کی پہچان کرنے،روپ اور بہروپ کے مابین امتیاز کرنے کی صلاحیت عطا فرما۔آمین یارب العالمین

☆☆☆☆☆